رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا * ہیں ہمی اک نورانی چہرہ کے پرستار و محب ہوں

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت مینیجر

الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے

(ع) اروپیہ

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

نمبر ۱ب	مورخہ یکم جون ۱۹۱۴ء مطابق ۵ رجب ۱۳۳۲ھ بروز سوموار	جلد ۱

فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

خوشا وقتے و خرّم روزگارے

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ آج ۳۱ مئی ۱۹۱۴ء مطابق ۵ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ بعد از نماز عصر و قبل از درس قرآن مجید ہمارے مخدوم و مطاع حضرت صاحبزادہ اولوالعزم بشیر الدین میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بروح القدس خلیفۃ المسیح ثانی نے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی امۃ الحی سلمہا اللہ کو اپنی زوجیت میں لیکر دو خاندانوں کو روحانی و جسمانی طور پر متحد فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح ثانی کو مثمر ثمرات و برکات کثیرہ فرمائے۔ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام تری نسلاً بعیداً۔ ہر ایک پہلو سے پورا ہو کر وابستگان دامن عاطفت کو اپنے مولا کے حضور سجدات شکر بجا لانے کا موقعہ دیتا رہے۔ اللّٰہم آمین

الفضل۔ اپنے آقا خلیفہ ثانی اور خاندان نبوت و خلیفہ اوّل کے تمام بزرگوں کے حضور جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارک عرض کرتا ہے ؛

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَعَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا بِالْخَیْرِ ؛

باہتمام منشی غلام رسول مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا

مختصر نوٹ

کوئی پیغامی واعظ ہماری طرف آئے

پیغام لکھتا ہے۔ کہ چند واعظین لاہور سے دولمیال میں آنیوالے ہیں۔ اس کے متعلق میں نے ایک خط پیغام کو لکھدیا ہے۔ آپ بھی میرا یہ خط شائع کردیں۔ تاکہ ان لوگوں کو یہاں کا حال معلوم ہوجائے۔ دولمیال سٹیشن ریلوے سے آٹھ نو کوس کے فاصلہ پر پہاڑ میں واقع ہے۔ یہاں کی تمام جماعت حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی کی بیعت کرچکی ہے۔ پس کوئی صاحب اس خیال پر کہ شاید وہاں کوئی لاہوری مجدد اور امیر کا مرید ہو۔ یہاں تشریف نہ لائے۔ ورنہ ناکام واپس ہونا پڑیگا۔ اس جماعت کو ایسے اخباروں اور لیکچراروں کی ضرورت نہیں جو رات دن اس فکر میں ہیں۔ کہ کسیطرح احمدیوں کے دل سے قادیان کی محبت کو گدی وغیرہ کہہ کر مٹادیں ہم اس امر کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور بھی جو کچھ کہنا چاہیں وہ سن لیں۔ کہ قادیان کی سرزمین سے دشمنی رکھنا اور اپنی بیعت کی منسوخی کا اعلان کرنا آخر حضرت مسیح موعود کا کھلا دشمن ہوتا ہے۔ دیکھو۔ ترمذی الابواب المناقب میں ایک حدیث ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ یا سلمان لا تبغضنی فتفارق دینك قلت یا رسول اللہ کیف ابغضك و بك ہدانی اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی۔ یعنے اے سلمان! میرے ساتھ بغض مت رکھ۔ ورنہ اپنے دین کو چھوڑ دیگا۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ میں کسطرح آپ کو دشمن کہہ سکتا ہوں۔ حالانکہ اللہ نے آپ کے ساتھ مجھے ہدایت کی ہے۔ فرمایا۔ اگر بغض رکھے تو عرب سے۔ سو تونے مجھ سے بغض رکھا۔ پس قادیان کی نسبت دلمیں بغض رکھنے اور آپکی یعنی مسیح موعود کی آل اولاد کو دکھ دینے والا اس حدیث کے رو سے حضرت اقدس کا دشمن ہے۔ ہمارا اس سے تعلق نہیں چونکہ پیغام میں دولمیال کا نام لکھا ہوا ہے جس سے یہ شبہ ہوسکتا ہے۔ کہ وہاں شاید لاہوری احباب کا تعلق ہو اس لئے عام اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ جماعت دولمیال میں لاہور کو مدینۃ المسیح سمجھنے والا کوئی احمدی نہیں ÷

(کرم داد۔ از دولمیال)

÷ ÷

حضرت مسیح موعود کا ماننا

دیکھو الحکم نمبر ۳۲ جلد ۵ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۱۴ء۔

قولہ حضرت غوث الثقلین کے دعوے کو تو کل اولیاء اللہ تعالےٰ نے مان لیا تھا۔ مگر آپکے دعویٰ کو تو کوئی نہیں مانتا ÷

اقول۔ اے بے خبر! مجھ پر بھی ظاہر ہوا ہے۔ کہ صفحۂ زمین کے کل اولیاء نے مجھے مان لیا ہے۔ ہاں خبیثوں اور بے ایمانوں نے نہیں مانا۔ وما تغنی الایات والنذر عن قوم لا یؤمنون اللہ جل شانہٗ نے مجھے خبر دی ہے یصلون علیك صلحاء العرب وابدال الشام وتصلی علیك الارض والسماء ویحمدك اللہ من عرشہ بارہا غوث اور قطب وقت میرے پر مکشوف کئے گئے ہیں جو میری عظمت مرتبت پر ایمان لائے ہیں۔ اور لائیں گے ÷

(مسیح موعود)

اہلسنت والجماعت

چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام از چشم بندی خدا۔

آجکل جیسا کہ ظاہر ہے ہم اپنے غیر مبایعین دوستوں سے یہ بھی سنتے ہیں۔ کہ وہ اپنے تئیں تو اہل سنت والجماعت قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہم بیعت کرنے والوں کا نام شیعہ رکھتے ہیں شیعہ اس لئے۔ کہ ہم نے خلیفہ ثانی جو اہل بیت سے ہیں۔ ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اور ہماری یہ بیعت ان کے نزدیک شیعوں کی سی فرط محبت اور بیجا اور بے معنی غلو کی وجہ سے ہے۔ نہ اس وجہ سے کہ واقعی طور پر حضرت صاحبزادہ صاحب خلافت حقہ کے اہل ہیں۔ یہ وہ بات ہے کہ جو سراسر نادانی اور کوتاہ اندیشی کی بنا پر کہی جاتی ہے۔ ورنہ ایسی بات کو منہ پر لانے والے دوست اگر ذرا بھی غور کرتے۔ تو انہیں ان کی فطرت ہی ملزم کرتی اور ایسا خیال ظاہر کرنے سے انہیں شرم آتی۔ مقام افسوس ہے کہ وہ لوگ جو اہل سنت والجماعت نام کے گروہ سے نکل کر احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ اب وہ ایک لمبے عرصہ تک احمدیت میں رہ چکنے کے بعد پھر اپنے لئے وہی نام پسند کرتے ہیں۔ جسکو انھوں نے پیشتر عار سمجھ کر چھوڑا اور جس نام کے گروہ کو اپنے مقتدا کی ہدایت کے مطابق اب تک بھی وہ اس قابل نہیں سمجھتے۔ کہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ یا ان کی میّت کا جنازہ پڑھنا اپنے لئے جائز سمجھیں۔ یا ان کو اپنی لڑکیوں کا رشتہ ناطہ دیں۔ صاحبان آپنے سمجھا۔ کہ پھر یہ ترقی معکوس کیوں اور کہاں سے پیدا ہوگئی۔ یہ سب خلافت حقہ کے انکار کا وبال اور بد نتیجہ ہے۔

ہاں اگر اہل سنت والجماعت سے ان کی مراد صرف نام نہیں۔ بلکہ حقیقت مقصود ہے۔ تو اس صورت میں بھی ان کا یہ مستعار نام امر واقع کے مخالف پہلو کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ اہل سنت والجماعت کی اس خاص صورت کے لحاظ سے صحیح تعریف یہ ہے۔ کہ خلفاء کو ماننے والا اور اہلبیت سے محبت رکھنے والا گروہ یا بالفاظ دیگر نہ شیعہ کی طرح خلفاء راشدین کا انکار کرنے والا اور نہ خارجیوں کی طرح اہل بیت سے نقار رکھنے والا۔ اب اہل سنت والجماعت کا نام اپنے اوپر چسپاں کرنے والوں سے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ وہ حق اور راستی کو مدنظر رکھتے ہوئے بتائیں۔ کہ کیا اہل سنت والجماعت کی اس صحیح اور حقیقی تعریف کے تم مصداق ہوسکتے ہو یا ہم۔

اور کیا آپ کی اصطلاح میں اہل سنت والجماعت اس گروہ کا نام ہے جو خلافت حقہ کا انکار کرے۔ اور اہل بیت سے نقار رکھے۔ اگر یہی اصطلاح ہے۔ تو مہربانی کرکے اس نئی اصطلاح سے پبلک کو بذریعہ اعلان کے آگاہ کرنا چاہئے تا ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی صاحب اہل سنت والجماعت کے لفظ کو آپکے ہاں سے اصطلاح سلف کے مطابق سمجھنے سے ٹھوکر کھائے۔ والسلام - غلام رسول راجیکی۔ مبارک منزل

(لاہور)

رپورٹ

۵ مئی۔ میاں محمد حسن صاحب کھاچون (بنگہ میں پہنچے۔ ۸ر کے وعدے ہوئے آنا فنڈ قائم ہوا۔ دو شخصوں نے حقہ نوشی چھوڑی ÷

۱۱ مئی۔ مکند پور گئے۔ ۱۷ احمدی ہیں۔ للعہ کے وعدے ہوئے۔ ۱۲ آنا فنڈ قائم ہوا۔ دو تین شخصوں نے حقہ نوشی چھوڑ دی

۱۲ مئی۔ بگیری گئے۔ چندہ ہوا۔ آنا فنڈ قائم ہوا۔ تمام بھائیوں نے حقہ نوشی چھوڑی۔ تین نئے بیعت میں داخل ہوئے۔

۱۴ مئی۔ راہوں۔ [illegible] وصول ہوئے۔ ۲ شخصوں نے حقہ پینا چھوڑا۔ ۲۰ مئی۔ کریم پور گئے۔ ۲۵ نقد وصول ہوئے اور للعہ کے وعدے ہوئے اور کل میزان وصول مقرر للعہ کل وصول للعہ۔ تین احمدیوں نے حقہ نوشی چھوڑ دی۔ مدرسہ کی تجویز بھی ہوئی ÷ ۲۲ مئی۔ جمعہ کریام میں تجویز ہوا۔ ارد گرد کے احباب شامل ہوئے۔ چوہدری غلام احمد صاحب نے تحریک کی۔ نقد للعہ وعدے للعہ مقررہ چندہ ماہوار للعہ۔ کل نقد وصول بالعہ ۱ آنا فنڈ قائم ہے۔ ایک آدمی نے حقہ نوشی چھوڑ دی ÷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل
یکم جون ۱۹۱۴ء

کیا خواجہ صاحب کے ذریعہ حضرت اقدس کا کشف پورا ہو چکا؟

سید محمد حسین شاہ صاحب کی چٹھی میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو خواجہ کمال الدین کے ذریعے مغرب میں پرندے پکڑنے والا الہام پورا ہوا ہے۔ جو خواجہ کے ذریعہ ان کا پورا ہونا نہیں مانتا۔ وہ خدا کا جسکا وہ کلام ہے۔ اور رسول عربی کا جس نے پیشگوئی کی کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہو چکا اور مسیح کا جس نے کشف دیکھا۔ منکر نہیں تو اور کیا ہے۔

گویا جو اس بات کو نہ مانے کہ خواجہ صاحب کے ذریعہ مغرب سے آفتاب نکل چکا۔ وہ کافر ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ سب سے پہلے خواجہ صاحب پر یہ فتویٰ لگتا ہے۔ کیونکہ وہ خود بھی اس کے قائل نہیں۔ کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہو چکا بلکہ وہ بھی ابھی صبح کا ستارہ ہی نکال رہے ہیں۔ اور لطف یہ کہ اس صبح کے ستارے (لارڈ ہیڈلے) نے بھی یہ اعلان کیا جو پیغام میں چھپ چکا ہے۔ کہ میں بیس برس سے اسلام کی طرف مائل تھا۔ اور میرے مسلمان کرنے میں خواجہ صاحب کی ترغیب کا ذرا دخل نہیں۔

پھر پہلے اصل کشف تو پڑھنا چاہیئے۔ بالترا ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۴ پر ان الفاظ میں درج ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں۔ اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق انکا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی۔ کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔

اس کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حسب کشف حضرت مسیح موعود کے نزدیک آپ کی کتابیں اور تحریریں وہاں پہنچیں گی۔ اب خواجہ صاحب تو متعدد مضامین میں غیر احمدیوں کو یقین دلا چکے ہیں۔ بلکہ دو مرتبہ بھی مضمون لکھ چکے ہیں۔ کہ یہاں میں احمدیت کی تبلیغ بالکل نہیں کرتا۔ اور یہاں کسی فرقہ کا ذکر سم قاتل ہے۔ اب یا تو یہ اعلانات جو غیر احمدیوں سے چندہ وصول کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ غلط ہیں۔ یا پھر یہ غلط ہے۔ کہ خواجہ صاحب وہاں حضرت مسیح موعود کی کتابیں پھیلا رہے ہیں۔ کیونکہ آپکی کتابوں میں سے کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں آپکے دعویٰ اور آپ پر ایمان لانیکا ذکر ہو۔ اگر خواجہ صاحب نے کوئی ایسی کتاب حضرت صاحب کی پیش کی ہے۔ تو لامحالہ آپ کا ذکر بھی ان نومسلموں کے سامنے آتا ہوگا۔ اس صورت میں وہ غیر احمدیوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اور اگر کوئی کتاب پیش نہیں کی اور کبھی اس قسم کا ذکر نہیں آنے دیا۔ جیسا کہ وہ ایک خط میں لکھتے ہیں۔ تو پھر کشف پورا نہیں ہوا۔ خط کے الفاظ یہ ہیں۔

میں کہتا ہوں۔ کہ اگر ارادہ بھی کر لیا جائے کہ یہاں کچھ مرزا صاحب کے متعلق کہا جائے تو ان لوگوں کے لئے جو ابوبکر و عمر و عثمان اور علی کا نام نہیں جانتے۔ ان کو علم ہی نہیں۔ کہ محمدؐ کا دوسرا نام احمدؐ بھی ہے۔ اور اگر ایسا بتایا جائے۔ تو مفت میں مغالطہ میں ڈالنا ہے۔ وہ غلام احمد کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔

اس خط کو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس سے خواجہ صاحب کا عقیدہ بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ ہمارے سید و مولیٰ کو کتنا حقیر سمجھتے ہیں کہ وہ اسکا ذکر مغالطہ میں ڈالنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ خود اسی کے ذریعہ صراط مستقیم پر آئے تھے۔ اب کشف کو ملاحظہ کیجئے۔ اس میں حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ بہت سے پرندے میں نے پکڑے۔ اب جو مسیح موعود کا شکار ہونگے۔ وہ تو لامحالہ احمدی ہونگے۔ اگر احمدی نہیں تو پھر مسیح موعود کا شکار ہی نہیں۔ کیونکہ اس بات کی مثال موجود نہیں کہ کوئی شخص مسیح موعود کے ہاتھ پر اسلام لایا ہو اور وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہوا ہو۔ پس جب تک کہ بہت سے انگریز محمد رسول اللہ کے احمد نبی اللہ پر ایمان نہیں لاتے کشف صادق نہیں آئیگا۔ اور اس خیال میں ہم متفرد نہیں۔ بلکہ مندرجہ ذیل شہادت سے ثابت ہوگا۔ کہ حضرت خلیفة المسیح کا بھی یہی مذہب تھا۔

شہادت

(۱) پانچ چھ مہینے کا عرصہ ہوا۔ کہ میں نے حضرت خلیفة المسیح سے پوچھا۔ کہ خواجہ صاحب کے ہاتھ پر جو مسلمان ہوئے ہیں۔ تو وہ پیشگوئی حضرت صاحب کی پوری ہوگئی یا نہیں۔ فرمایا۔ نہیں۔ اور وجہ یہ بتلائی کہ ان لوگوں کا احمدی جماعت میں ہونا شرط ہے۔ میں نے کہا۔ کہ جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر حقیقی طور پر طیر نہیں بنتے تھے۔ شاید اس قسم سے پیشگوئی نے پورا ہونا ہو۔ فرمایا۔ کہ کیا یہ آیت اس کشف میں لکھی ہوئی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ یہ تو میں نے اپنی طرف سے کہا ہے۔ وہاں تو صرف پرندے کا لفظ ہے۔ فقط۔ یہ بات میں نے ابھی دونوں میں کئی دوستوں سے بیان کر دی تھی۔ کہ حضرت خلیفة المسیح کے نزدیک بھی یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ (منظور محمد بقلم خود)

(۲)۔ حضرت خلیفة المسیح کی وفات سے قریباً دو ماہ پہلے جناب پیر صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ انہوں نے لارڈ ہیڈلے وغیرہ کے اسلام لانے پر حضرت خلیفة المسیح سے دریافت کیا۔ کہ آیا جیسا خواجہ صاحب بیان کرتے ہیں حضرت صاحب کا کشف پورا ہوا یا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی نہیں!

(محمد اسحاق)

پس اس کشف کے خواجہ صاحب کے ذریعہ پورا نہ ہونے سے اگر ہم کافر ہو گئے۔ تو الحمد للہ۔ ایسا کفر مبارک ہے۔ کہ اس میں ہمارے مخدوم و مطاع خلیفة المسیح بھی شامل ہیں۔

قاعدہ نمبر ۱۸ کی تبدیلی کے وجوہات

شاہ صاحب نے اپنی چٹھی میں ایک اور اعتراض کیا ہے۔ وہ یہ کہ قاعدہ ۱۸ میں سے مسیح موعود کا نام کاٹ کر ایک غیر مامور کا نام رکھ دیا ہے۔ اور یہ کفر ہے۔ اور ان کے دوسرے ہم خیال باہر یہ بات پھیلا رہے ہیں۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ جنھوں نے میری بیعت نہیں کی۔ وہ فاسق ہیں۔ انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن نہیں ہونے دوں گا۔ اس لئے وصیتیں منسوخ کرا دینی چاہئیں۔ حالانکہ قاعدہ نمبر ۱۸ میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں۔ قاعدہ کے الفاظ یہ ہیں۔

"ہر ایک معاملہ میں مجلس معتمدین اور اس کے ماتحت مجلس یا مجالس اگر کوئی ہوں۔ اور صدر انجمن اور اس کی کل شاخہائے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا"۔

اس قاعدے کو سب سے پہلے صدر انجمن کے تمام ممبروں نے اس روز بدلا۔ جس روز خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کی بیعت کی۔ چنانچہ اپنے اعلان میں لکھتے ہیں۔ (دیکھو بدر ۲۔ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۶۔)

"اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا"۔

اب بتائیے۔ کہ ان تمام ممبران صدر انجمن احمدیہ نے جو اب اعتراض کر رہے ہیں۔ اور بار بار کہتے ہیں۔ کہ مامور کا نام کاٹ کر غیر مامور کا نام لکھدیا۔ سب سے پہلے کیا خود ہی کا واقعی [illegible] نہیں کی؟ اور کیا یہ نہیں لکھا؟ بلکہ کیا اعلان نہیں کیا۔ اور کیا تمام قوم و جماعت کو ہدایت نہیں کی؟ کہ اب بجائے مسیح موعود کے خلیفۃ المسیح کا فرمان ہمارے لئے ایسا ہی ہوگا۔ جیسا مسیح موعود کا تھا۔ کیا اس اعلان سے قاعدہ نمبر ۱۸ مندرجہ صدر کی عبارت نہیں بدل گئی۔ اور ایک مامور کا نام کاٹ کر غیر مامور کا نام نہیں کر دیا گیا۔ اور کیا ایک غیر مامور کو وہ حیثیت نہیں دیگئی۔ جو ایک مامور کے لئے تھی؟ اب جو کام خود کر چکے ہیں۔ اس کے بارے میں اعتراض کرنا کہاں تک نیک نیتی پر مبنی کہا جا سکتا ہے۔

بات بالکل صاف ہے۔ انجمن کے لئے ایک نگران حال کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً انجمن کو اس کی غلطیوں پر مطلع کرتا رہے۔ اور اس کو طریق قویم پر قائم رکھے۔ اور پیش آمدہ معاملات میں حکم رہے۔ اور اس سے کام لے جب حضرت مسیح موعود زندہ تھے۔ تو آپ ہی کا حق تھا۔ اب آپ کے بعد آپ کے جانشین کا حق ہے۔ اور وہ تمام اختیارات جانشین کی طرف منتقل ہو گئے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر و عمر کی طرف یہ اختیارات منتقل ہو گئے۔ اس وقت بھی بعض نادانوں نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیتے۔ کیونکہ خذ من اموالھم صدقۃ۔ کا خطاب تو رسول کریم صلعم کو تھا۔ جو نبی اللہ تھے۔ ابوبکر الصدیق کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ مگر صدیق اکبر نے فرمایا۔ کہ جب تک لوگ مجھے رسی تک (جو رسول اللہ کو دیا کرتے تھے) بھی نہیں دیں گے۔ میں ان کے ساتھ جنگ کروں گا۔ پس یہاں مامور کا سوال نہیں۔ جو آپ کا جانشین ہوگا۔ اس کے اختیارات وہی ہونگے۔ جو مسیح موعود کے تھے۔ البتہ خلیفہ مسیح موعود کی کتب و تحریرات کے خلاف نہیں کریگا۔ یہ ہمیں یقین ہے جیسا کہ خدا اور رسول کے احکام کے خلاف کی اس سے توقع نہیں۔ پس اب اس قاعدہ کے یہ الفاظ ہیں :-

"ہر ایک معاملہ میں مجلس معتمدین اور اس کی ماتحت مجلس یا مجالس اگر کوئی ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اور اس کی کل شاخہائے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا"۔

تو اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ مسیح موعود کا نام کاٹ دیا گیا۔ بلکہ مسیح موعود کے احکام کا نافذ اس کا خلیفہ ہے۔ پس اسی کا نام چاہیئے۔ ورنہ بتاؤ۔ کہ حضرت مسیح موعود جب ہم میں موجود نہیں۔ تو پھر یہ قاعدہ کس طرح عملی طور پر موثر ہو سکتا ہے اگر کہو کہ ان کی تحریریں موجود ہیں۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ یوں تو اللہ اور اس کے رسول کے احکام موجود ہیں۔ مسیح موعود کوئی ناسخ شریعت محمدیہ نہیں تھے پس آپ کا نام لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ مبیّن احکام رسالت مآب تھے۔ تو اب خلیفۂ وقت بھی مسیح موعود کے احکام کا نافذ مبیّن ہے۔ پھر جو واقعات اب نئے تازہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ ان کے بارے میں مسیح موعود کی ہدایت کسطرح مل سکتی ہے؟ سوا اس کے کہ جو اس کا خلیفہ فرمائے۔ وہ کیا جائے۔ خلیفہ اوّل کے وقت میں جب تمام ممبروں کے اتفاق سے ایک اعلان ہو گیا۔ تو کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ پھر یہ قاعدہ لفظی طور پر بھی بدل دیا جاتا ہے۔ کیونکہ عملدرآمد اسی پر تھا۔ کہ خلیفہ کے احکام کو قطعی و ناطق سمجھا جاتا تھا۔ اور معترض ممبر اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایک دفعہ انکار کا رنگ اختیار کرنے پر انہیں معافی مانگنی اور دوبارہ بیعت کرنی پڑی تھی۔ پھر موجودہ خلیفہ کے وقت میں چونکہ بعض ممبروں نے خلیفہ کے اختیارات کو تسلیم نہیں کیا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اس قاعدہ میں یہ الفاظ درج ہو جاتے۔ تاکہ کسی کو اس قانون کے بدلنے کی جرأت نہ ہو۔ جو تمام جماعت احمدیہ اور جو ڈہ ممبران صدر انجمن کے اتفاق سے ایک دفعہ جاری ہو چکا ہے اور جو مسیح موعود کے منشاء کے عین مطابق ہے۔ اگر خلیفہ اوّل کے وقت اس اعلان سے جو اوپر ہوا۔ انجمن عملاً نہیں ٹوٹی تھی۔ تو اب بھی نہیں ٹوٹ سکتی۔ فتدبر۔

واقعی بڑی زبردست دلیل دی

پیغام میں لکھا ہے

کہ جب حضرت مسیح موعود

"ما مسلمانیم از فضل خدا۔ مصطفےٰ مارا امام و پیشواء

کہکر مسلمان کہلاتے ہیں۔ تو کیوں غیر احمدی یہ کہکر مسلمان نہیں بن سکتے۔ واقعی بڑی زبردست دلیل ہے۔ اور اس کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ دوسری دلیل یہ دی ہے۔ کہ چونکہ آپ نے مصطفےٰ مارا امام و پیشوا کر دیا۔ اس لئے ہم مرزا صاحب کو امام نہیں کہہ سکتے لیجئے چھٹی ہوئی۔ پہلے تو مسیح موعود ماننا جزو ایمان نہ تھا۔ اب مرزا صاحب کو امام و پیشواء کہنا بھی جائز نہیں۔ بلکہ کفر ہے۔ کیونکہ بقول پیغام "اگر ایک لمحہ یا ایک دم کے واسطے بھی ہم حضرت مرزا صاحب کو امام و پیشوا مان لیں۔ تو اس ایک لمحے یا ایک دم کے واسطے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری لازم آجاتی ہے اور بقول مرزا صاحب یک قدم دوری ازاں عالی جناب۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب * ہمارے نزدیک بھی باعث کفر ہے"۔

اگر یہی زبردست دلائل ابتداء میں دئے جاتے۔ تو کبھی کا جھگڑا ختم ہو گیا ہوتا۔ کیونکہ الفضل کی طاقت سے باہر ہے۔ کہ وہ ایسے مدلل مضامین کے جواب دے۔ جن سے یہ بھی ظاہر ہو۔ کہ چونکہ حضرت صاحب نے اپنے آپ کو مسلمان کہا ہے اس لئے وہ نبی نہیں ہو سکتے۔ سبحان اللہ۔ ان لوگوں کو اتنا خیال نہیں آتا۔ کہ ہم تو مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کے بارے میں صحیح حدیث پیش کر رہے ہیں۔ اور یہ مسلمانی کا دم بھرنے کا دعویٰ کرتے اور پھر اسپر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ حمیت اسلام ہے؟ یا آخر بھی آج ہی کھلا۔ کہ صحیح بخاری کی حدیث امامکم منکم جسمیں مسیح موعود کو امام کہا گیا ہے۔ وضعی ہے؟

تاریخ وفات

دریغ و حسرت و آہا کہ آں معالج رفت
کہ بود بر سر مرضیٰ رحیم نور الدین
حکیم و فاضل و شیخ الزماں در ہر فن
نہ تنگ شد ز مریضے حلیم نور الدین
اثیم گفت بتاریخ از سر حکمت
بہشت باد مقام حکیم نور الدین

۱۳۳۲ھ (ابراہیم لائلپوری)

حضرت صاحبزادہ اولو العزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۃ القلم - بقیہ رکوع اول

گذشتہ سے پیوستہ

یہ ہمارے ہی کہیت ہیں۔ شریر لوگوں کی یہ غرض ہوتی ہے کہ سچے لوگوں کو رستے سے پھیر دیں اور خود فائدہ اُٹھالیں۔ لیکن انجام کار انہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ مومن رستہ سے نہیں بھٹک سکتا وہ خود ہی بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں جس کا خمیازہ اُن کو اُٹھانا پڑتا ہے ؕ

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ○ ان میں سے جو دانا تھا وہ کہنے لگا کیا میں نے تم کو نہیں کہا تھا۔ کہ خدا کی تسبیح کرو۔ اور فرمانبردار ہو جاؤ۔ تم نے خدا کو ایسا سمجھا تھا کہ دھوکہ دے لینگے لیکن تم خود ہی دھوکہ میں تھے ؕ

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ جو دانا تھے وہ سمجھ گئے کہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ اور کہنے لگے کہ پاک ہے پرودگار ہمارا ہم بڑے ظالم ہیں ؕ

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ○ پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بعض بعض کو ملامت کرنے لگے ؕ

بعض لوگوں کو جس وقت نصیحت کی جائے وہ اس وقت نہیں مانتے لیکن جب انہیں خمیازہ اُٹھانا پڑتا ہے تو کہتے ہیں کہ تم نے مجھے نصیحت کرنے میں زور کیوں نہ دیا۔ اور مجبور کیوں نہ کیا تاکہ میں مان جاتا۔ دوسرا کہتا ہے کہ دیکھو تم نے میری بات کیوں نہ مانی۔ میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا۔ لیکن تم آپ بھی تباہ ہوئے اور مجھے بھی تباہ کیا مگر اس ملامت کا فائدہ کچھ نہیں ہوتا ؕ

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ○ وہ کہنے لگے کہ اصل یہ ہے کہ ہم سرکش تھے کسی کی بات نہ مانتے تھے ؕ

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ○ اب ہم اپنے رب کی طرف جھکتے ہیں قریب ہے کہ ہمارا رب ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر ہم پر عنایتیں فرمائے انہیں معلوم ہو گیا کہ عذاب سے بچنے کی یہ ترکیب ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف جھک جائیں نقصان پہنچنے کی وجہ سے اتنا تو سمجھ گئے کہ اگر ہم خدا کے فرمانبردار ہو جائینگے۔ تو وہ ہم کو اچھا بدلہ دے گا۔ ایسے بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو مصیبت سے نصیحت حاصل کرتے ہیں پیسہ اخبار کا کارخانہ آگ سے جل گیا تو کسی احمدی نے اس کو لکھا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ لیکن اب وہ جہاں کہیں آگ لگتی ہے۔ لکھتا ہے کیا اُسنے بھی مرزا صاحب کی مخالفت کی تھی۔ جو آگ لگی ہے اُسے چاہیئے کہ اس آیت سے نصیحت پکڑے ؕ

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ ع خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اسی طرح ہمارے عذاب ہوتے ہیں۔ یہ تو دنیا کے عذاب ہیں اگر کفار سمجھیں تو آخرۃ میں تو ہمارا بہت ہی بڑا عذاب ہوگا۔ دنیا کے عذاب آخرۃ کے عذابوں کی دلیل ہیں مبارک ہے وہ جوان کو دیکھ کر مابعد الموت کے لئے تیاری کرتا ہے ؕ

سورۃ القلم رکوع دوم

۲ مئی ۱۹۱۴ء

جو لوگ خدا تعالےٰ کا انکار کرتے ہیں یا اس کی قدرت میں طاقت میں ملکیت میں اور عطاء میں شبہ رکھتے یا بخل سے کام لیتے ہیں۔ ان کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ اور ان کو کبھی سکھ نصیب نہیں ہو سکتا۔ بخیل کا مال کبھی اس کو نفع نہیں دیتا بلکہ ضائع ہی ہو جاتا ہے لیکن دینے والے کا مال کبھی کم نہیں ہوتا۔ یورپ کے لوگوں کو دیکھو باوجودیکہ وہ خدا کے قائل نہیں اور جو قائل ہیں۔ وہ ایک کی بجائے تین کو مانتے ہیں اور دین سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ طرح طرح کے گندوں۔ بدیوں اور بداعتقادیوں میں پھنسے ہوئے ہیں لیکن دولت کو بہت معقول طور پر صرف کرتے ہیں۔ باوجود مذہب سے ناواقف ہونے کے ان کا روپیہ نیک کاموں میں خرچ ہوتا ہے۔ پھر ان کا روپیہ کم نہیں ہوا جا رہا بلکہ اور بڑھ رہا ہے۔ یورپ میں ایسے ایسے امیر ہیں کہ دس دس کروڑ روپیہ سخاوت کے طور پر سال میں خرچ کر دیتے ہیں۔ یہاں ہمارے ہاں بڑی سے بڑی ریاستوں کی بھی اتنی قدر آمدنی نہیں ہے اور یہ ایک دفعہ نہیں بلکہ ہر سال ایسا ہی کرتے ہیں اور انمیں ایک دوسرے سے مقابلہ ہوتا ہے کہ کون زیادہ فیاضی سے کام لیتا ہے۔ ایک دولتمند نے کروڑوں روپے اس لئے وقف کر دیئے کہ سل کی مرض کے کیڑے معلوم کر کے اس کا علاج دریافت کیا جاوے۔ اور اس مرض کی تحقیقات کرنے والوں کو خرچ دیا جاوے۔ کسی بیماری کے علاج کی نئی ایجاد کے لئے بڑے بڑے انعام مقرر کئے جاتے ہیں۔ غرضیکہ بنی نوع انسان کے سکھوں کے لئے کروڑوں کروڑ روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں ہر سال نئی نئی ایجادیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح خرچ کرنے سے ان کا روپیہ کم نہیں ہوتا بلکہ اور بڑھتا ہے کیونکہ ایسے انسان کے مال میں خدا تعالےٰ برکت ڈال دیتا ہے ؕ

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو بخل کرتا ہے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور اس کا مال ضائع ہو جاتا ہے۔ جو شخص اپنے مال کو دوسروں کے لئے خرچ کرنے اور ان کو دینے میں مضائقہ کرتا ہے وہ بخیل خود اپنے لئے بھی خرچ نہیں کرتا اس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے وہ مال کو جمع کر کے چھوڑ جاتا ہے۔ جو پھر دوسروں ہی کے کام آتا ہے ؕ

بعض بخیل ایسے ہوتے ہیں جو کہ خود تو کسی کو نہیں دیتے لیکن اگر کوئی دے تو بھی وہ جلتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارا رسُول سچا ہے اور حق کو اور خدا کی تعلیم کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور سنت پیش کرتا ہے۔ پھر بھی ان کا دل جلتا ہے لیکن مطیع لوگوں کا حال ہمیشہ اعلےٰ ہی ہوتا ہے۔ اور اللہ کے پاس اُنکے لئے بڑی بڑی اعلےٰ جنتیں ہیں لیکن بخیل لوگوں کی پہلی جنتیں بھی چھین لی جائیں گی وہ لوگ جو نبی کی باتیں مانتے ہیں اُنکے پاس اگر جنتیں نہ ہونگی تو ان کو دے دیجائیں گی۔ اور نبی کے مخالف لوگوں کی پہلی

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ○ کیا کبھی ممکن ہے کہ فرمانبردار اور نافرمان ایک قسم کے ہو جاویں ؕ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس آیت میں تقدیم و تاخیر ہے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ قرآن شریف میں تقدیم و تاخیر بے معنی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ضرور اس میں بھی حکمت ہوتی ہے یہ آیت اسی طرح چاہیئے۔ کیونکہ پہلے شریروں کا حال اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اُن کا مال جل جائے گا۔ اور یہاں فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو جنتیں ملیں گی۔ اِسلئے یہ آیت اسی طرح چاہیئے تھی۔ کہ کیا ہم مسلمانوں کا وہی حال کر سکتے ہیں جو پہلوں کا کیا۔ ہم مسلمانوں کو انکی طرح نہیں کرینگے ۔

دنیا میں کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جو اپنے فرمانبردار اور نافرمان نوکر سے ایک سا سلوک کرے حتّٰے کہ باپ اپنے بیٹوں سے بھی ایسا نہیں کرتا جو لڑکا اپنے باپ کا زیادہ فرمانبردار ہوگا اُس سے باپ کا بہ نسبت نافرمان لڑکے کے بہت اچھا سلوک ہوگا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ فرماتا ہے ہمارا سلوک مسلمانوں اور کافروں سے یکساں نہیں ہو سکتا ۔

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝

تمہیں کیا ہو گیا تم کس طرح حکم کرتے ہو یہ تمہارا کہنا کہ ہم سے وہی سلوک کیا جائے گا جو مسلمانوں سے کیا جائے گا یہ بالکل دنیا کے اصل کے خلاف ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم تو نافرمانی کرتے جاؤ۔ لیکن خدا تم سے نیکوں سا ہی سلوک کرے یہ عقل کے خلاف ہے ۔

أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝

خدا تعالےٰ فرماتا ہے کیا اُن کے پاس کوئی کتاب ہے جسمیں یہ پڑھتے ہیں کہ جو کچھ ہم پسند کرینگے وہی ہمیں ملیگا یا کیا کوئی ان کے ساتھ ہمارا عہد ہے جو قیامت تک چلیگا کہ جو چاہو گے وہی تمہیں ملیگا ۔

دنیا میں کسی بات کی اُمید رکھنے کے دو طریق ہوتے ہیں۔ (۱) یہ کہ عہد ہو گیا ہو (۲) یہ کہ واقعہ اسی طرح ہوگا۔ خواہ عہد ہو یا نہ ہو۔ مثلاً زبان کو میٹھا میٹھا ہی لگے گا کبھی زبان میٹھے کو نمکین نہیں بتا سکتی۔ پس جبکہ مؤمن و کافر سے یکساں سلوک نہ تو قانونِ قدرت کے مطابق ہے۔ اور نہ ہی اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ میں ایسا کرونگا تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ نیک و بد یکساں سلوک کے مستحق ہوں ۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کافروں کے پاس کوئی علمی دلیل نہیں کوئی برہان نہیں کوئی وعدہ نہیں کہ تم کو عذاب سے بچایا جائیگا۔ پھر یہ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم سے وہی سلوک کیا جائے گا جو مسلمانوں سے کیا جائے گا ۔

سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ

اور اگر تمہارے ساتھ ہمارا کوئی وعدہ ہے، تو لاؤ لاؤ جو تمہارا ضامن اور کفیل ہے اس کو بھی پیش کرو ۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۝

کیا ان کے شریک ہیں۔ اگر ہیں تو بلاؤ ان کو اگر وہ سچے ہیں ۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے یہ ایک حجت ان پر قائم فرمائی ہے بعض باتیں ایسی احمقانہ ہوتی ہیں کہ جن کی کوئی آدمی بھی تصدیق نہیں کرتا۔ کئی لوگ بحث مباحثے کے وقت ایسے لغو دلائل پیش کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ والے بھی ان سے انکار کر دیتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کفار کا دعوےٰ کہ ہم سے مسلمانوں ایسا سلوک کیا جائیگا۔ .... ایسا لغو اور بیہودہ ہے۔ کہ اُن کے اپنے آدمی بھی اس کو صحیح نہیں مانینگے ۔

(۲) کفار جو بات لئے پھرتے ہیں کیا یہ بات دعوے کرتے ہیں کہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک ہوگا اگر دعویٰ کرتے ہیں تو الہام پیش کریں۔ یوں تو اپنی طرف سے بات کہنی آسان ہے۔

لیکن اس کا ثبوت دینا مشکل ہوتا ہے۔ ہر ایک مباحثہ کے وقت کوئی اصول ماننا چاہیئے ورنہ فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا ۔

ہمارے ایک دوست نے سنایا کہ میرا ایک دفعہ ایک غیر احمدی مولوی سے مباحثہ ہوا۔ وہ چھاتی ٹھونک کر کہنے لگا کہ دیکھو۔ میں قرآن شریف سے عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کرکے تمہارے سامنے یہاں لا بٹھاتا ہوں اس کی یہ بات سنکر لوگ بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ واقعی بہت معقول دلیل ہے۔ پھر میں نے اس کو کہا کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کو لاؤ تو سہی۔ میں یہاں ہی تمہارے سامنے گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دونگا۔ میرے اس جواب کو سنکر لوگوں نے کہا کہ بہت ہی معقول جواب ہے ۔

اس قسم کے مباحثوں سے حق دریافت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کوئی نتیجہ نکلتا ہے مباحثہ اسیوقت نتیجہ خیز ہوتا ہے جب دلائل سے دعوے کا ثبوت دیا جائے صرف زبانی یہ کہنا کہ ہمارے تمہارے ساتھ ایک سا سلوک ہوگا۔ لغو بات ہے ۔

بعض لوگوں کو پاگل اور مجنون کیوں کہا جاتا ہے اسلئے کہ وہ ایک بات کا دعوے تو کرتے ہیں لیکن اُنکے پاس دلیل کوئی نہیں ہوتی۔ میں نے ایک پاگل کو پاگل خانہ میں دیکھا وہ کہتا تھا کہ میں مہدی اور مسیح ہوں ہمیں دور سے دیکھ کر کہنے لگا کہ آؤ میرے لشکر میں شامل ہو جاؤ۔ ہم انگریزوں کو مار کر نکال دینگے اور خود بادشاہ بن جائینگے یہ اس کا ایک قول ہے۔ لیکن انگریز بھی کہتے ہیں کہ ہم بادشاہ ہیں۔ ان میں فرق یہ ہے کہ انکے پاس ثبوت ہے، یعنے حکومت ہے، خزانے ہیں۔ فوجیں ہیں۔ رسالے ہیں۔ اور پاگل کی باتیں اس واسطے لغو ہیں کہ اس کے پاس کوئی ثبوت اور دلیل نہیں وہ جو کچھ کہہ رہا تھا بے دلیل کر رہا تھا وہ بھی کہتا تھا کہ میں مسیح و مہدی ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی کہا ہے۔ لیکن آپ نے نشانوں سے۔ الہاموں سے اور وحی سے ثبوت دیا۔ اور اس کی صرف باتیں ہی تھیں ۔

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ امام حسین ہمارے ضامن ہو گئے۔ مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ بت ہماری مدد کرینگے۔ ان کو چاہیئے کہ شہادت پیش کریں۔ اور ان شریکوں کی طرف سے بھی کوئی الہام یا کتاب پیش کریں کہ یہ الہام انہوں نے کیا ہے۔ شریک اور شہید عام طور پر معبودانِ باطلہ کے لئے آتا ہے ۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝

وہ دن جبکہ پنڈلی کھولی جائے گی پس وہ سجدہ نہیں کر سکینگے۔ اُس دن انکی آنکھیں اونچی بھی نہیں ہو سکینگی اور ذلّت نے ان کو ڈھانپا ہوا ہوگا اور سجدے کے لئے بلائے جائینگے۔ پس ان کو سجدہ کرنے کی طاقت ہی نہیں ہوگی۔ اور وہ کھڑے رہینگے ۔

(۱) بہت کثرت سے احادیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن مؤمنوں کے پاس آئیں گے اور اگر کشف ساق کرینگے تو مؤمن ان کو پہچان لینگے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کشف ساق کسی خاص جلوہ کا نام ہے جو قیامت کے دن ظاہر ہوگا۔ باقی اس کے یہ معنے تو ہو ہی نہیں سکتے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی انسانوں کی طرح پنڈلی ہے جسے وہ ظاہر کرینگے کیونکہ اللہ تعالےٰ کی نسبت وارد ہے کہ لیس کمثلہ شئ۔

(۲) دوسرے معنے اسکے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار جب ہوگا تو ان لوگوں کو اپنے پہلے اعمال کی وجہ سے ماننے کی توفیق نہ ملے گی۔ پنڈلی کھولنے سے یہ مراد ہے کہ وہ جلوہ کامل نہ ہوگا۔ کیونکہ حسن کا پورا علم چہرہ دیکھ کر ہوتا ہے نہ پنڈلی دیکھ کر۔ گو پنڈلی دیکھ کر بھی کسی قدر

ایک مسیحی کا قبول اسلام

مرشدنا و مہدینا! ایدکم اللہ تعالیٰ

حضور کی علالت کی خبر سے بہت صدمہ ہو رہا ہے۔ دعا میں مصروف ہوں۔ میں ایک مدت سے خلافت اول کے زمانہ سے بھی قبل سے حضور کی صحت کے واسطے روزانہ دعا کیا کرتا ہوں۔ اور اب تو اس کے واسطے خاص جوش ہے۔

قادیان کے ایک خط سے معلوم ہوا۔ کہ میرے مضمون مندرجہ الحق کے بعض فقرات متعلق نذرانہ سے ہمارے مخالفین نے کچھ ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔ الفاظ بہت مختصر تھے۔ اور مجھے خود بھی ان کے متعلق شبہ ہوا تھا۔ کہ یہ الفاظ کافی اور درست نہیں۔ اسواسطے اس کے متعلق ایک اور مضمون الحق میں بھیجدیا گیا ہے۔

ایک رومن کیتھولک کی کتاب میں میں نے دیکھا کہ لفظ Antichrist کا اصل جو یونانی میں ہے اس کے معنے ہیں۔ نائب مسیح۔ اس کی تحقیقات کیواسطے میں یہاں کے یونانیوں کے گرجہ کے پادری سے ملنے گیا مگر پتہ بتلانے والوں کی غلطی سے بجائے یونانی کے ارمنی گرجہ میں جا پہنچا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ پادری صاحب مکان پر تھے۔ مگر ان کی ڈیوڑھی میں ایک نوجوان دیسی عیسائی ملا۔ جس کے ساتھ مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ اور سلسلۂ گفتگو جاری ہو گیا۔ مذہب عیسویت کے نقص۔ اسلام کی خوبیاں۔ حضرت مسیح موعود کی آمد سب باتوں کا آہستہ آہستہ تذکرہ ہوتا رہا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل نے اس کی دستگیری کی۔ اور کل قبل نماز جمعہ احمدیہ جماعت کے سامنے وہ میرے ہاتھ پر توبہ کر کے داخل اسلام ہوا اور بیعت کر کے حضور کے خدام میں شامل ہوا۔ فالحمد للہ۔

انگریزی نام جیکب (Jacob) تھا۔ اسلامی نام محمد یعقوب رکھا گیا۔

نوجوان ہے۔ انگریزی تھوڑی بول سکتا ہے۔ اصل وطن احمد آباد ہے۔ بچپن میں کسی طرح عیسائیوں کے یتیم خانہ میں داخل ہو کر عیسائی بن گیا۔ فی الحال میں نے اسے قاعدہ قرآن شریف پڑھانا شروع کیا ہے۔ اور میرے ساتھ رہتا ہے میں اسے اپنے پاس رکھ کر تعلیم دیتا رہوں یا قادیان بھیج دوں؟ جیسا حکم ہو۔

کلکتہ کی جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ اب تک میں میاں محمد امین کے مکان پر رہتا ہوں۔ جو ایک چھوٹی سی دکان ہے۔ جوتوں سے بھری ہوئی۔ آج ایک چھوٹا سا کمرہ جو ایک موزون موقعہ پر ہے۔ دیکھا گیا۔ ۳۰ روپیہ ماہوار اس کا کرایہ ہے۔ اگر حضور فرماویں۔ تو لیا جائے۔ موقعہ اچھا ہے۔ سائلین وہاں پر آسانی آسکیں گے۔

آج حضور کا حکم نامہ کٹک جانے کے متعلق ملا سو دو تین دن تک وہاں جاؤں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میرے خطوط بدستور کلکتہ آتے رہیں۔

ایک یہودی عالم کو کچھ مشاہرہ دے کر اس سے عبرانی کے متعلق مزید واقفیت پیدا کرنے کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہے۔ والسلام۔ عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

دستخط محمد یعقوب۔ Mohammad yaqub

کفر و اسلام و منکر مسیح موعود

جمع اضداد بد انگونہ کہ باہم نتوان
ربط اسلام با نکار تو یکدم نتوان

قال اللہ تعالیٰ قد تبین الرشد من الغی

راہی بسوئے جنت و راہی بسوئے نار
فرقیست درمیان و ترا دادہ اختیار

قال اللہ تعالیٰ

وما یستوی الاعمیٰ والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الاحیاء ولا الاموات

ملتبس گردیدہ بر تو گرہ و آوارگی
فکر چشم اول کن از فکرہ از بیچارگی

ہائے مسلمانوں کی تکفیر! وائے مسلمانوں کی تکفیر! بیچارے مداہنین شور و شغب مچا رہے ہیں۔ اور ان غریبوں کی کوئی نہیں سنتا۔ کوئی ان کو للہ یہ تو سمجھاوے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کے منکروں کو الوہیت و رحمانیت و رحیمیت و مالکیت الٰہیہ کا یقین نہیں ہوتا۔ قال تعالیٰ قالوا انا کفرنا بما ارسلتم بہ وانا لفی شک مما تدعوننا الیہ مریب۔ قالت رسلہم افی اللہ شک فاطر السمٰوٰت والارض الآیہ۔ و قال تعالیٰ ہو الذی جعلکم خلائف فی الارض فمن کفر فعلیہ کفرہ ولا یزید الکافرین کفرہم عند ربہم الا مقتا ولا یزید الکافرین کفرہم الا خسارا۔ فاخاطب۔ یہ شور الٰہی فیصلہ کے برخلاف جسکا کوئی اپیل نہیں ہے۔ اٹھایا گیا ہے سادات بنی اسرائیل اگر مسیح موسوی کے انکار سے کفر کا تمغہ لے چکے ہیں۔ تو مسیح محمدی کے منکروں کے لئے بھی کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اگر اس کے خلاف کہو گے تو الٰہی فتویٰ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ تمہیں خاموش کریگا۔

شور تھا دہر میں تکفیر مسلمانوں کا
آخرش دیکھا تو غوغا ہی تھا دیوانوں کا

قصہ مختصر۔ جو شخص حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو ہدیٰ موعود کی ذیل میں سمجھتا ہے۔ جو آیۃ فاما یاتینکم منی ہدی میں مذکور ہے۔ اور جو احمدی آپ کو ان موعود رسل میں سے جانتا ہے۔ جو اناکنا مرسلین کے قانون پر بتقاضائے صفت ارسال رسل آیۃ یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی درج ہیں، تو وہ الٰہی فیصلہ والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون۔ اور والذین کذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون کو چھپا نہیں سکتا۔ اس کو کسی فتویٰ کی ضرورت نہیں ہے۔ الٰہی فتویٰ صادر شدہ موجود ہے۔

اے مسلمان برو کفر و ابا گام مشو
تہمت کفر بر آئینہ اسلام مشو

ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا۔ حسن ظن کی تعلیم ہے۔ صریح انکار اور فاش ابا اس تعلیم سے الگ ہی۔ اس سے کبھی یہ نہیں ثابت کیا جا سکتا۔ کہ منکر مستکبر کو بھی معاذ اللہ مومن کہا جاوے۔ قال اللہ تعالیٰ افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون۔

احول مباش تا زیکے دو کنی عیاں
یکچشم ہم مباش کہ یک سو شود نہاں

اگر ایک طرف الاسلام علیٰ خمس والحدیث و ان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور من صلیٰ صلوتنا واستقبل قبلتنا الحدیث اور من قال لا الٰہ الا اللہ الحدیث موجود ہے۔ تو دوسری طرف فلا و ربک لا یومنون الآیہ اور قل ان کان آباءکم و ابناءکم الآیہ اور فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ الآیہ وغیرہا اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ الحدیث اور لا یومن عبد حتیٰ یحب لجارہ ولاخیہ ما یحب لنفسہ موکد بقسم

والذی نفس محمد بیدہ اور مایو من احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین الحدیث اور۔ المرء فی القرآن کوظ الحدیث بھی موجود ہے۔ اور جن کی خاطر مداہنت کیجاتی ہے۔ کیا وہ ان باتوں سے خوش ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! ؎

بامید لطف دشمن رتو ز دوستاں بریدے
تو بحیرتم کہ ایں رہ بچہ مصلحت گزیدے

کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر نہ کہو۔ خواہ وہ منکر کافر مستکبر و مکذب ہی کیوں نہ ہو۔ تم اپنا دین خود بنا لو۔ تمہارا اختیار ہے۔ مگر ان کے حق میں کیا کہو گے۔ جنکا عقیدہ یہ ہو۔ ارتکاب الکبیرۃ کفر۔ استحلال المعصیۃ کفر ولا استحقاق کفر ولا صرار علی الکبائر کفر۔ والیاس من اللہ کفر ولامن من اللہ کفر۔ تصدیق الکاہن کفر وغیر ذالک۔ تم مامور مصلح موعود کے منکر کو اہل اسلام سمجھو! اگر مسیح موعود کا کلام بھی سن لو! اور پھر بتاؤ۔ کہ آپ نے منکروں کی نسبت ک۔ ف۔ ر۔ کا استعمال فرمایا ہے۔ یا نہیں۔ دیکھو! خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۳۔ ان الکاری حسرات علی الذین کفروا بی وان اقواری برکات للذین یترکون الحسد و یؤمنون۔ ایضاً صفحہ ۱۱۶۔ ایامرکم ایمانکم ان تکفروا بانبیاء اللہ ان کنتم تؤمنون و قد خلت قوم من قبلکم ظنوا کظنکم فی رسلہم فبلغوا التکذیب منتہاھا وکانوا یعتدون○ ایضاً صفحہ ۱۲۱۔ فصار طائفۃ من المسلمین علی سیرۃ الیہود الذین غضب اللہ علیہم الخ .... لستم علی شیء منہا (ای الفاتحہ) وما انتم بحرف من حرفہا حتی تؤمنوا بالمسیح الذی بعث فیکم منکم و شہدت سورۃ النور علیہ فہل انتم تؤمنون○ ایضاً صفحہ ۱۳۷۔ الطقنی اللہ الذی ینطق رسلہ فمالکم لا تفہمون○ ایضاً صفحہ ۷۰۔ فجعلنی اللہ آدم واعطانی کلما اعطی لابی البشر وجعلنی بروزاً لخاتم النبیین وسید المرسلین ومن فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما راٰی ایضاً صفحہ ۱۷۰۔ فانا ذالک المظہر الموعود والنور المعہود ولا تکن من الکافرین○

جنکی خاطر داری مداہنین کو مطلوب ہے۔ جو آئے دن ہم پر فتاویٰ کفر صادر کرتے ہیں۔ ان کے زعم میں آنیوالے مسیح کے منکر کس کے خیال میں کافر نہیں ہیں۔ مداہنین کے یا ان کے موالین کے؟ ان کا خوش کرنا آپکے لئے موہوم اور آپ کی احمدیت معلوم۔ قال اللہ تعالیٰ مذبذبین بین ذالک لاالیٰ ھؤلاء ولا الیٰ ھؤلاء ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا۔ مداہنت کرتے کرتے ان لوگوں نے مسیح و مہدی کی شان کو فراموش کر دیا ہے۔ اور گویا مامور کی تکذیب اپنے اوپر وارد کر لی ہے۔ اعاذنا اللہ من ھذا۔ ؎

کفر و اسلام ندانستہ نہمت روشن!
شان مامور نفہمیدۂ شناخت معلوم

(راقم۔ غلام احمد۔ اختر۔ اوچ)

ایک خواب: آج رات اس عاجز نے حضرۃ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ کہ حضور نے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اور حضور کا چہرہ مبارک فربہ ہے۔ اور حضور نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور حضور نے فرمایا۔ کہ مجھے لاہوریوں نے اسقدر دفعہ تکلیف دی ہے۔ اور حضور نے پہلے ٹریکٹوں کا بھی ذکر کیا اور مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ کا بھی ذکر کیا۔ اور حضور کے کرتہ کے اوپر ایک تھوڑا چوڑا اور لمبا کپڑا ہے جس سے حضور نے نفرت کا اظہار فرمایا اور اس عاجز کو وہ کپڑا گندہ معلوم ہوا اور بندہ نے اتار کر پھینک دیا۔ (محمد بخش بھنگالہ)

درخواست دعا: خاکسار کے گھر سے پلیگ کے چوہے نکلے ہیں۔ اور ہمسایہ میں پلیگ پھیلی ہوئی ہے۔ حالت خطرناک ہے۔ از راہ کرم میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(اللہ دتا احمدی۔ سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول رام نگر)

بھیرہ۔ (شاہ پور) انجمن ترقی اسلام کے لئے چار سو روپے کے وعدے ہوئے۔ سو روپیہ نقد آچکا۔

تصحیح: الفضل مورخہ ۲۷۔ مئی ۱۹۱۴ء نمبر ۵۰ ج کے صفحہ ۲۲ کے کالم ۳ میں "عبد الخالق از مظفر گڈھ" غلطی سے چھپ گیا ہے۔ صحیح "خاکسار عبد الخالق از مظفر نگر" ہے۔

نوٹس: جن صاحبان کے نام وی۔ پی جون کے پہلے ہفتہ میں پہنچینگے۔ وہ وصول فرمالیں۔ اور باقی حضرات بھی اپنا اپنا بقایا صاف کرنے کی طرف توجہ فرماویں۔ (مینیجر)

ضرورت: ایک چکی کو چلانے والے آئیل انجن کے لئے ایک مستری کی ضرورت ہے۔ قادیان میں احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ یہ بھی بتا دینا چاہیئے۔ کہ درخواست کنندہ صرف چلانا جانتا ہے یا لوہار بھی ہے

مندرجہ ذیل ملازموں کی ضرورت ہے

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد	تنخواہ ابتدائی	حد ترقی	کیفیت (درخواست بذریعہ مینیجر اخبار الفضل۔ قادیان ہو!)
۱	خدمتگار	۲	فیکس عہ	عـلـہ	(۱) خواندہ محنتی۔ ہوشیار اور احمدی ہو۔
۲	سائیس	۲	،، عہ	عـلـہ	(۲) پوربیا۔ اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
۳	باورچی	۱	عہ	عـلـہ	ہوشیار ہو۔ نوعمر ہو تو سکھایا بھی جاسکتا ہے۔ ہر قسم کا کھانا پکا سکتا ہو۔ ہندوستانی اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
۴	دھوبی	۱	۱۸ یا ۲۰	للعہ ۲۲	کف کالر گرم سرد۔ دیسی۔ انگریزی مردانہ زنانہ کپڑے خوب دھو سکتا ہو۔ پوربیا کو ترجیح دیجائیگی۔
۵	درزی	۱	۱۲ یا ۱۵	۱۵ یا ۲۵	حسب لیاقت و کام۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
۶	کوچبان	۱	عہ	عـلـہ	اچھا ہوشیار ہو۔ احمدی کو ترجیح دی جائے گی۔
۷	بیلدار	۴	فیکس عہ	عـلـہ	برائے باغ۔
۸	خادمہ	۱	روٹی کپڑا علاوہ تنخواہ	×	احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ خادمہ محنتی اور ہوشیار ہو۔ بچوں کا رکھنا خوب جانتی ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت۔
۹	خادمہ	۱	روٹی کپڑا	×	اگر خادمہ کی لڑکی ہو۔ تو اور بہتر۔ عمر ۹ سے ۱۱ سال تک۔
۱۰	مشعلچی	۱	تے	شے	احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
۱۱	خاکروب میاں بیوی خاکروبہ		عہ	عـلـہ	عورت مرد دونوں کو کام کرنا ہوگا۔
۱۲	سقہ	۲	فیکس عہ	عـلـہ	
۱۳	ماما	۱	×	×	کھانا عمدہ پکا سکتی ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو۔
۱۴	مغلانی	۱	×	×	تنخواہ حسب لیاقت۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت۔ سینا پرونا خوب جانتی ہو۔ خواندہ ہو تو بہتر ہے۔
۱۵	باغبان	۱	عـلـہ	عہ ۲۰	کام انگریزی۔ دیسی۔ درختوں۔ پھولوں۔ ترکاریوں کا خوب جانتا ہو۔

نوٹ۔ تمام ملازم خوش خلق ہونے چاہئیں۔ پوربیا اور خاکروب خصوصاً شرابی نہ ہوں۔
درخواستیں بنام بذریعہ مینیجر اخبار الفضل قادیان ہوں۔